سوال

نوجوانوں کوشادی پرابھارنے والی حدیث میں لفظ استطاعت وارد ہوا ہے تواس کلمہ سے کیا چیز چیز مقصود ہے ؟

جواب

الحمد للہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں جوبھی استطاعت رکھتا ہے ہو وہ شادی کرے ، اور جو طاقت نہیں رکھتا اس چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400) ۔

وجاء کا معنی فحاشی سے بچاؤ ہے ۔

علماء کرام رحمہ اللہ تعالی کے " الباءۃ " معنی میں دو قول ہیں :

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اس سے نکاح کرنے کی قدرت اور خرچہ مراد ہے ، اور دوسرا قول یہ ہے کہ : اس سے جسمانی طاقت مراد ہے کہ اس میں جماع کرنے کی طاقت ہونی چاہیے ۔

توان دونوں معانی میں سے کوئی ایک دوسرے کے منافی نہیں ، تو اس حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ جو نوجوان بھی جماع کی قدرت اور نکاح کا خرچہ رکھتا ہے وہ شادی کرے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

علماء کرام باءۃ کے معنی میں دو قول ذکر کرتے ہیں ، جو کہ ایک ہی معنی پر لوٹتے ہیں ان میں صحیح یہ ہے کہ : اس سے لغوی معنی یعنی جماع مراد ہے ، تو اس طرح حدیث کا معنی یہ ہے ہوگا : تم میں سے جو بھی نکاح کے لوازمات کی قدرت سے جماع کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے ، اور جو مالی طاقت سے عاجز ہو وہ روزے رکھے تا کہ اپنی شہوت کنٹرول اور منی کے شر کو ختم کرسکے جس طرح کہ ڈھال بچاؤ کرتی ہے ۔ اھ شرح مسلم (9/173) ۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

باءۃ کی تفسیر وطئ بھی کی گئی ہے اور مئونہ نکاح بھی ، تو پہلی تفسیر منافی نہیں اس لیے کہ اس کا معنی باءۃ کے لوازمات ہیں ۔ دیکھیں : روضۃ المحبین ص (219) ۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

استطاعت نکاح ہی قدرت مئونہ ہے نہ کہ قدرت وطئ کیونکہ حدیث میں خطاب ہی اسے ہے جو وطئ کے فعل پر قادر ہو ، اور اس لیے ہی جو یہ استطاعت نہیں رکھتا اسے روزے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ اس کے لیے بچاؤ ہے ۔ اھ الفتاوی الکبری (3/134) ۔

واللہ تعالی اعلم .